eISSN: 2789-6331
pISSN:2789-4169

CC BY
OPEN ACCESS

ڈاکٹر محمد فرید احمد
شعبہ اردو، گورنمنٹ میونسپل گریجویٹ کالج، فیصل آباد

**Dr. Muhammad Farid Ahmad**
Lecturer, Department of Urdu, Govt. Municipal Graduate College, Faisalabad

# اردو میں تدوین متن کی روایت اور اس کے مسائل

# THE TRADITION OF EDITING TEXT IN URDU AND ITS PROBLEMS

## ABSTRACT

Editing especially related to text of any literary language got a significant importance. With the passage of time, real text of an auther is renamed to another author or some verses and quotations ets are associated to another who has not written that type of work. If these types of mistakes continue, real auther is deprived from his writings. With out editing, Language of that literature as well as the name of the real auther may be recalled with bad reputation. A good reseacher romoves that types of mistakes with his unique work of editing. Importance of editing in a language, a good editors' responsibilities and these types of mistakes have been discussed in this article for the basic information related to this topic.

## KEYWORDS

Editing Work, Urdu Literature, Text, Importance, Role of Editor, Mistakes, Real Auther, Language, Editing Complications.

متن کے معنی کتاب کی اصل عبارت کے ہیں۔ متن سے مراد مصنف کے اصل الفاظ یا وہ تحریر ہے جو اس نے خود لکھی یا کسی سے اپنے الفاظ میں لکھوائی۔ تدوین کے معنی تالیف کرنا، جمع کرنا یا مرتب کرنے کے ہیں۔ اس طرح تدوین متن سے مراد وہ تحریر ہے جسے مدون یا تدوین کار از سر نو مرتب کرتا ہے۔ تدوین کار ہر ممکن کوشش کرے گا کہ مصنف کی اسی اصل تحریر کو مرتب کرے جو اس نے کبھی لکھی تھی۔ مدون اس تحریر کے ساتھ جو اضافے اور غلطیاں دور کر کے اسے دوبارہ اسی صورت میں زندگی بخشنے کی سعی کرے گا جیسے مصنف نے اپنے زمانے میں اسے تحریر کیا تھا۔ فیروز اللغات میں متن کے معنی اس طرح بھی بتائے گئے ہیں۔

"کتاب کی اصل عبارت، کتاب، کپڑے یا سڑک کے بیچ کا حصہ، درمیان۔"(۱) متن کے لیے انگریزی میں ٹیکسٹ(Text) کی بنیاد لاطینی ہے۔ یہ لفظ اسم(Noun) ہے۔ جس کا مادہ(Textus) ہے۔ جس کے معنی ادبی اسلوب(Literary Style) کے ہیں۔ آکسفورڈ انگلش ڈکشنری میں ٹیکسٹ کی تعریف ان انگریزی الفاظ میں ملتی ہے:

"1. A written or printed work regarded in terms of contents rather than form.
2. Written or printed words or computer data.
3. A written work chosen as a subject of study."(2)

تدوین متن کے ضمن میں بہت سے تدوین کاروں کی آراء سے آگہی ضروری ہے۔ ڈاکٹر خلیق انجم تدوین متن کی تعریف یوں کرتے ہیں:

"جس مطبوعہ یا غیر مطبوعہ تحریر کو متنی نقاد مرتب کرنا چاہتا ہے اسے متن کہتے ہیں۔ متنی نقاد کے لیے شاہ مبارک آبرو کا غیر مطبوعہ اور مومن کا مطبوعہ دیوان ہی متن ہو سکتے ہیں۔"(۳)

ڈاکٹر تنویر احمد علوی "اصول تحقیق و ترتیب متن" میں متن کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں:

"متن (Text) ایسی عبارت "تحریر" کو کہتے ہیں جن کی قرأت یا معنی و تفہیم ممکن ہو سکے۔"(۴)

ڈاکٹر گیان چند متن کی تعریف اپنے مضمون "تدوین متن" میں یوں بیان کرتے ہیں:

"متن اس تحریر کو کہہ سکتے ہیں جسے کوئی محقق ترتیب دینا چاہتا ہے وہ تخلیق نظم ونثر ہو یا غیر تخلیقی۔"(۵)

ڈاکٹر معین الدین جینابڑے "تدوین متن۔ بنیادی مباحث" میں متن کی تعریف یوں کرتے ہیں:

"تدوین متن سے علاقہ رکھتی ہے۔ یہ انسانی ذہن کا ایسا مسئلہ ہے جس میں بعض قواعد وضوابط کی پابندی کرتے ہوئے ماہرین کسی متن کے تعین کی کوشش کرتے ہیں۔"(۶)

تدوین متن کی ضرورت اس لیے بھی ناگزیر کہ بعض اوقات تدوین کار بنیادی مآخذ کے بجائے تدوین شدہ کو بنیاد بنا کر کسی ادیب کے کام کو مرتب کرتا ہے جس میں پہلے سے غلطیاں موجود ہو سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ الحاق متن کی بھی غلطیاں موجود ہوتی ہیں۔ اگر اس متن کو ان غلطیوں سے صاف نہ کیا جائے تو وہ متن اصل متن سے دور ہو تا جائے گا اور غلطیوں پر غلطیاں ہوں گی جس کا خمیازہ اس زبان کو بھگتنا پڑے گا۔ رشید حسن خان اپنی تصنیف "ادبی تحقیق۔ مسائل اور تجزیہ" میں ایسی تدوین کے نقصان کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو تحقیق اور تنقید کے معیار کے تحت مرتب نہیں کی گئی بلکہ عجلت میں مالی فوائد کے پیشِ نظر لکھی گئی ہے۔

"غرض یہ کہ امدادوں کے سہارے پر تیار کی گئی ایسی کتابیں، تدوین کے بدترین نمونوں کی حیثیت رکھتی ہیں اور یہ کتابیں علم وادب کو مال تجارت بنا دینے والوں کے کرتبوں کے اشتہارات ہیں۔ اچھے خاصے مردِ معقول اس میں کچھ قباحت نہیں سمجھتے کہ چند ہزار روپیوں کی خاطر تحقیق و تدوین کی بے حرمتی پر

آمادہ ہو جائیں۔''(۷)

پروفیسر نذیر احمد کے نزدیک ہمارے متون میں تدوین کاروں کی اپنی مرضی بھی شامل رہی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

''ہمارے متون میں تصرفات و تحریفات بہت ہوئے ہیں۔''(۸)

ڈاکٹر خلیق انجم کے نزدیک وہ متون جو تخلیق کے بغیر مدون کیے جاتے ہیں غلطیوں سے بھرپور بھی ہو سکتے ہیں۔ اس لیے تدوین متن کی اہمیت ان نسخوں کو اغلاط سے صاف کرنے کے حوالے سے اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ وہ عبدالباری آسی کے سودا کے کلیات کو مرتب کرنے سے متعلق غلطیوں کی یوں نشاندہی کرتے ہیں:

''عبدالباری آسی نے کلیات سودا مرتب کیا تھا۔ جو مطبع نولکشور سے بارہا چھپ چکا ہے۔ ایک قلمی کلیات (نسخہ رچرڈ جونسن) سے جب کا مقابلہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ نسخہ آسی میں بیشتر قرآتیں غلط ہیں۔''(۹)

اردو میں تدوین کی روایت انیسویں صدی کے آخر سے ملتی ہے جہاں تدوین کی ابتدائی شکل تذکروں کی صورت میں کہیں کہیں ملتی ہے۔ اردو میں ہر بڑے محقق نے کسی نہ کسی طور پر تدوین سے متعلق کام کیا ہے۔ ڈاکٹر گیان چند اس حوالے سے لکھتے ہیں:

''اردو میں عموماً ہر بڑا محقق، تدوین متن کے بھی کچھ کام کرتا ہے۔ مثلاً محمود شیرانی، قاضی عبدالودود، مسعود حسن رضوی، مولانا عرشی، غلام رسول مہر، مالک رام، مسعود حسین خاں، نذیر احمد، نورالحسن ہاشمی، مختار الدین احمد، محمود الٰہی، اکبر حیدر، جمیل جالبی اور مشفق خواجہ، سبھی نے تدوین متن کے کام کیے ہیں۔''(۱۰)

تدوین متن کی روایت کا باقاعدہ آغاز سر سید احمد خان سے ہوتا ہے۔ اگرچہ انہوں نے باقاعدہ تدوین پر کام نہیں کیا مگر ان کی ''آثار الصنادید'' تاریخی تحقیق اور ان کا مرتبہ ''آئین اکبری'' ضیاء الدین برنی کی تاریخ فیروز شاہی اور توزک جہانگیری، تدوین متن کے بہترین نمونے ہیں۔ تحقیق تدوین بیسویں صدی کے نصف اول میں زیادہ توجہ حاصل کرتی ہے۔ اس دور میں حکیم شمس الدین اللہ قادری، نصیر الدین ہاشمی، ڈاکٹر محی الدین قادری اور پروفیسر عبدالقادر نے دکنیات میں اہم کام کیا ہے۔ اسی طرح اگر شمالی ہند کے اردو ادب کی طرف دیکھیں تو رام بابو سکسینہ، احسن مارہروی، محمد یحییٰ تنہا، پروفیسر نورالحسن ہاشمی، ڈاکٹر سید عبداللہ، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی، قاضی عبدالودود، مولانا غلام رسول مہر، شیخ محمد اکرام، مالک رام، شیخ چاند، مسعود حسن رضوی ادیب، افتخار عالم ماہروی اور ڈاکٹر ظہیر الدین مدنی کے نام قابل ذکر ہیں۔

شخصیات کے بعد تحقیق و تدوین میں اداروں کی خدمات بھی قابل ستائش ہیں۔ ان اداروں میں دار الترجمہ عثمانہ حیدر آباد، انجمن ترقی

اردو ہند، انجمن ترقی اردو پاکستان، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد (موجودہ نام ادارہ فروغ اردو) جامعہ پنجاب کا شعبہ تصانیف و تالیف و ترجمہ وغیرہ تدوین کے سلسلہ میں اہم خدمات انجام دے رہے ہیں۔

تحقیق و تدوین میں معاون اداروں کے ساتھ جن محققین و ناقدین نے اپنی خدمات تدوین کے سلسلہ میں جاری رکھیں ان میں قاضی عبدالودود، ڈاکٹر خلیق انجم (متنی تنقید)، ڈاکٹر تنویر احمد علوی، رشید حسن خان (ادبی تحقیق، مسائل و تجزیہ) ڈاکٹر عبدالرزاق قریشی (مبادیات تحقیق) ڈاکٹر گیان چند (تحقیق کا فن) ڈاکٹر نذیر احمد (تصحیح، تحقیق متن) اور مالک رام نے تحقیق و تدوین کے سلسلہ میں اپنی خدمات جاری رکھیں۔

پاکستان میں تحقیق و تدوین کے سلسلہ میں ڈاکٹر سید عبداللہ، غلام مصطفیٰ خاں، ڈاکٹر شوکت سبز واری، ڈاکٹر جمیل جالبی، افسر امر وہوی، محمد اکرام چغتائی، مشفق خواجہ، ڈاکٹر ایم سلطانہ بخش، ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار، ڈاکٹر عبارت بریلوی، ڈاکٹر معین الحق، کلب علی خان فائق، خلیل الرحمان داؤدی، ممتاز حسین، عشرت رحمانی، سید قدرت نقوی، مرتضیٰ حسین فاضل اور ڈاکٹر گوہر شاہی کے نام اہم ہیں جنھوں نے تحقیقی و تدوینی روایت کو جاری رکھا۔ اگر تدوین متن سے متعلق مسائل پر بات کریں تو سب سے اہم مسئلہ "متن کی تلاش" کا ہے۔ کیونکہ بعض اوقات متن ایک جگہ سے مل جاتا ہے اور بعض اوقات اس کے اجزا منتشر حالت میں ہوتے ہیں۔ منتشر متن کو کہاں کہاں سے اکٹھا کیا جا سکتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ بیاض

۲۔ تذکرہ

۳۔ مخطوطہ

۴۔ روزنامچہ

۵۔ مکاتیب

۶۔ ملفوظات

۷۔ ادبی کتب و رسائل

۸۔ دواوین وغیرہ

عبدالرزاق قریشی کے نزدیک نسخے یا مخطوطے عموماً تین قسم کے ہوتے ہیں:

"(۱) خود مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا یا مصنف کی فرمائش سے لکھا ہوا یا مصنف کا تصحیح کیا ہوا نسخہ (2)

مصنف کے زمانے کے بعد کے نسخے سے نقل کیے گئے۔(3)ان نقلوں کی نقلیں۔"(۱۱)

تدوین متن کے مسائل میں اہم مسئلہ مخطوطہ کی تلاش ہے۔ بعض اوقات یا اکثر اوقات مخطوطہ تو مل جاتا ہے مگر مخطوطے پر مصنف، تصنیف اور سن اشاعت غائب ہوتا ہے جس سے تدوین کار کی مشکلات میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس صورت میں تدوین کرنے والا شخص متن کی طرف رجوع کرے گا۔ دستاویز کا املا اور خط سے مصنف کی ملکیت یا تحریر کی تصدیق کی جائے گی۔ اگر مخطوطہ کی طباعت ہو چکی ہے تو پھر دیکھا جائے گا کہ اس کی طباعت سے بھی اس کے زمانے کا تعین ہو گا۔ اگر مخطوطہ کے مصنف کا تعین کرنا ہے تو پھر مصنف کی دوسری دستیاب تحریروں سے طرز تحریر اور زبان و بیان سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر تبسم کاشمیری مخطوطہ کی تحریر سے مصنف کے تعین سے متعلق لکھتے ہیں:

"ہر مخطوطے کے متن میں ایسے اشارے مل جاتے ہیں جو مصنف کے بارے میں اطلاعات فراہم کرتے ہیں۔"(۱۲)

محمد شفیع بلوچ اپنے مضمون "مخوطے کو مرتب کرنے کے اصول" سے متعلق اسی طرح خیالات کا اظہار کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"ہر صاحب طرز ادیب اپنا مخصوص اسلوب نگارش رکھتا ہے۔ اس اسلوب کی خوشبو ہی سے مصنف خود بول اٹھتا ہے مصنف کے ذاتی روابط بھی سراغ لگانے میں مدد دیتے ہیں۔"(۱۳)

تدوین کار کو ہر صورت حتمی سچائی تک، رسائی کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ اگر کسی جگہ پر بنیادی سچائی تک پہنچے سے متعلق مواد کا اندازہ ہے مگر تدوین کار کے لیے وہاں تک رسائی مشکل ہے تو پھر بھی تدوین کار کو اس تک پہنچنا چاہیے۔ اگر نہ ہو سکے تو اسے چاہیے کہ انتظار کرے تا کہ غلط بات یا غیر حقیقی بات عوام کے سامنے نہ آئے۔

تدوین متن کے حوالے سے ایک مسئلہ الحاق کلام کا بھی ہے۔ سالہا سال یا پھر صدیوں کے سفر سے متن میں دوسرے مصنفین کا کلام بھی شامل ہو جاتا ہے جو کہ اسی مصنف سے منسوب کیا جا رہا ہے۔ تدوین کار کے لیے ضروری ہے کہ ایسے کلام یا تحریر کو اصل عبارت سے الگ کرے جو کہ مصنف سے منسوب کیا جا رہا ہے۔ اس کے لیے متن تدوین کرنے والے کے لیے متن شناس ہونا ضروری ہے۔ اسے چاہیے کہ حقیقی تحریر تک رسائی حاصل کرے اور اصل تحریر کو پرکھ کر پھر تدوین کرے۔ الحاق کلام سے متعلق عبدالزاق قریشی وجوہات لکھتے ہیں:

"کم سواد کاتب کی سہل نگاری اور اس کی اصلاحیں" بھی تحریفات کا باعث ہوتی تھیں۔ رسم الخط کی خرابیوں اور املائی دقتوں کی وجہ سے لفظی تحریفات ہوتی تھیں۔ لیکن ان سے بڑھ کر تحریف ایک شاعر کے کلام میں دوسرے شاعر یا شاعروں کا کلام شامل کر لینا ہے۔"(۱۴)

الحاق متن کی وجوہات میں رسم الخط کی مماثلت، تخلص کا ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہونا، کبھی دو تحریروں میں ایک جیسی سہل

نگاری کی وجہ سے کبھی مخصوص طرز یا فکر سے مشابہت کی بنا پر، کبھی منتخب کلام جو مجموعی حوالے سے جمع کیا گیا ہو اس میں سے ایک آدھ صفحہ غائب ہونے پر ایک کا کلام دوسرے سے مل سکتا ہے اور اسی طرح بعض کتب کسی مخصوص ہستی سے عقیدت کی بنیاد پر انتساب کرنے کی وجہ سے بھی کلام اُسی شخصیت سے منسوب کر دیا جاتا ہے۔

الحاق متن کے ساتھ "تخریج" کے مسائل بھی تدوین متن میں حائل مشکلات میں سے ایک ہے۔ تخریج کے معنی "بیرون آودن" کے ہیں۔ بعض مصنفین اپنے کلام میں دلکشی پیدا کرنے کے لیے مختلف نوعیت کے حوالے تحریر میں لاتے ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ان حوالوں کو بھی مصنف کی تحریر کا حصہ بنا دیا جاتا ہے یا وہ حوالے تحریر کا حصہ بن جاتے ہیں۔ بعد میں طلبا بھی انہیں حوالوں کو اس مصنف کی تحریر کا حصہ سمجھ کر بطور حوالہ پیش کرتے ہیں جس کی وجہ سے غلط حوالہ جات کا یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تدوین کاران حوالوں کو اصل تحریر سے الگ ظاہر کرے اور فٹ نوٹ یا وضاحتی تحریر میں ان حوالوں کا اصل مآخذ واضح کرے تا کہ اصل متن یا حقیقی متن کی صورت بن سکے۔ پروفیسر نذیر احمد "تصحیح و تحقیق متن" میں تخریج کے عمل سے بچنے کے لیے لکھتے ہیں:

> "کاتبوں کی بے توجہی اور بے علمی سے متن میں جو اغلاط راہ پاتے ہیں، ان کی نشاندہی میں تخریج کا عمل سود مند ہوتا ہے۔ مثلاً جب کسی شعر یا قول کا، جو نقل در نقل سے اصل سے دور جا پڑتا ہے، مقابلہ اصل دیوان، یا اصل کے اب، سے کیا جاتا ہے تو غلطی آسانی سے گرفت میں آجاتی ہے اور متن کی تصحیح ہو جاتی ہے۔"(۱۵)

پروفیسر رشید حسن خان بھی اپنے مضمون "حوالہ اور صحت متن" میں ایسے حوالہ جات پیش کرنے سے اختلاف کرتے ہیں جو تذکرے تصحیح متن کے مراحل سے نہیں گزرے۔

> "اختلاف متن یا انتساب کلام کے تحت جس فراخدلی کے ساتھ تذکروں میں چھپے ہوئے اشعار کا حوالہ دیا جاتا ہے، وہ تو زیادہ غیر مناسب ہے، کیوں کہ بیشتر مطبوعہ تذکروں میں اشعار کے متن کا حال سب سے زیادہ سقیم ہے۔ ایسے تذکروں کو جب تک آداب تدوین کی مکمل پابندی کے ساتھ مرتب نہ کیا جائے، اس وقت تک متن کو شبہات سے محفوظ نہیں قرار دیا جا سکتا۔"(۱۶)

ہمارے متون کا زیادہ تر سرمایہ دواوین کی صورت میں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان دواوین کو تلاش کیا جائے اور ان کی اصل صورت تک پہنچا جائے کیونکہ ہماری زبان اور لغت کا بہت بڑا سرمایہ دواوین میں پڑا ہوا ہے۔ اس لیے ان دواوین کو از سر نو مرتب کرنے کی ضرورت ہے تا کہ تدوین کی گئی چیزوں کی حقیقت بھی واضح ہو جائے اور اگر ترتیب، تدوین میں خامیاں رہ گئی ہوں تو ان کو اصل ماخذ کی روشنی

میں درست کیا جاسکے۔ ڈاکٹر تنویر احمد علوی اپنے مضمون ''قدیم دواوین کی ترتیب کے مسائل'' میں لکھتے ہیں:

> ''زبان کی عہد بہ عہد تبدیلیاں، لب و لہجے کا فرق، املا تلفظ کا تغیر، اسالیب بیان کا تنوع، ہیئت و فن کے تجربے، جس وسعتِ ذکر کے ساتھ دواوین میں مل جائیں گے، شاید ہی نثر کی کتابوں کے صفحات پر مل سکیں۔ ان حقائق کے مطالعے کے لیے دواوین کی ترتیب اور ان کے متن کی تشکیل، ناگزیز حیثیت رکھتی ہے۔''(۱۷)

پہلی بات متن کو تلاش کرنا ہے۔ جب متن مل جائے تو پھر یہ مسئلہ ہو گا کہ کیا جس متن کی تدوین کی جارہی ہے وہ قطعی طور پر مصنف کی تحریر ہے یا کسی اور کی۔ متن کی قطعیت ثابت ہو جانے کے بعد دیکھنا ہو گا کہ اس کے ساتھ الحاق متن کے ضمن میں جو اضافے ہوئے ہیں انہیں تحقیق کے بعد اصل متن سے جدا کیا جائے گا اور اگر ایک مصنف نے کسی دوسرے مصنف کی تحریر کا حوالہ اپنی تحریر میں دیا ہے تو تدوین کاران حوالوں کو اصل متن سے الگ حوالہ و حواشی و تعلیقات میں واضح کرے گا تاکہ اصل تحریر اور معاون تحریر میں فرق قائم رہے۔

تدوین متن کے مسائل میں متن کی ترتیب بھی اہم مسئلہ ہے۔ بعض اوقات متن منتشر ہوتا ہے، تدوین کار اسے مختلف جگہوں سے اکٹھا کرتا ہے اور ایک نئی ترتیب سے تدوین کرتا ہے۔ ترتیب متن میں تنقید اور تحقیق ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ کونسی چیز کہاں رکھنی ہے اور کونسی نکالنی ہے کس کا مصنف سے تعلق نہیں یا کس کو تعلیقات حواشی میں واضح کرنا ہے، سب تدوین کار کی بصیرت پر ہے۔ تدوین کار کے لیے ایک بڑا مسئلہ حوالہ جات کا بھی ہے۔ اسے چاہیے کہ فٹ نوٹ میں ان باتوں کی وضاحت کرتا جائے جن حوالوں کو مصنف نے اپنی تحریر کا حصہ بنایا مگر وہ حوالے اس کے نام سے منسوب ہوگئے۔

حوالہ، حواشی اور تعلیقات کے ساتھ بعض اوقات تدوین کار کو متن سے متعلق کچھ حقائق کا بعد میں معلوم پڑتا ہے تو اس صورت میں تدوین کار ایسی باتوں کی وضاحت ضمیمہ جات کے تحت پیش کرے گا اور ضمیمہ جات کتابیات سے پہلے آئیں گے۔ ضمیمہ جات کی تعداد ایک سے زائد ہو سکتی ہے اور ضمیمہ جات کا حوالہ بھی اگر ہو تو فٹ نوٹ میں واضح کیا جائے گا اور آخر پر کتابیات کے باب میں مآخذات کی فہرست پیش کی جائے گی۔

تلاش متن، تدوین متن یا تصحیح و تحقیق متن میں جن مسائل کا سامنا ہوتا ہے ان مسائل کو بڑی حد تک تدوین کار کی ذات سے واسطہ پڑتا ہے۔ اگر تدوین کار میں ان مسائل کا سامنا کرنے اور ان کو حل کرنے کی صلاحیت نہ ہو تو وہ تدوین کار مکمل طور پر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس لیے تدوین کار میں ان جملہ خصوصیات کا جمع ہونا لازم ہے جو تدوین جیسے کٹھن اور پر پیچ راستے کے لیے ضروری ہے۔

## حوالہ جات


1. فیروزالدین، مولوی، فیروزاللغات، لاہور، فیروز سنز، س ن۔ ص ۱۱۹۹
2. Oxford English Diction, (I Edition) Oxford University press P: 1192
3. خلیق انجم، ڈاکٹر، متنی تنقید، لاہور، سنگت پبلشرز لوئر مال، ۲۰۰۴ء، ص ۱۴
4. تنویر احمد علوی، ڈاکٹر، اصول تحقیق و ترتیب متن، لاہور، سنگت پبلشرز، ۲۰۰۶ء ص ۲۳
5. گیان چند جین، ڈاکٹر، مضمون، تدوین، مشمولہ تحقیق شناسی، مرتبہ رفاقت علی شاہد، لاہور، مکتبہ تعمیر انسانیت، ۲۰۱۰ء، ص ۳
6. معین الدین جینا، بڑے، ڈاکٹر، مضمون، تدوین متن، بنیادی مباحث، دہلی، اردو بک ریویو، ۲۰۰۵ء، ص ۹
7. ادبی تحقیق مسائل و تجربہ، رشید حسن خان، لاہور، الفیصل ناشران، ۲۰۰۳ء، ص ۹۲،۹۱
8. نذیر احمد، پروفیسر، تصحیح و تحقیق متن، کراچی، ادارہ یادگار غالب، ۲۰۰۰ء، ص ۲۱
9. متنی تنقید، خلیق انجم، لاہور، سنگت پبلشرز لوئر مال، ۲۰۰۴ء، ص ۱۱
10. تدوین متن، گیان چند جین، ڈاکٹر، مشمولہ تحقیق شناسی، مرتبہ، رفاقت علی شاہد، لاہور، مکتبہ تعمیر انسانیت، ۲۰۱۰ء، ص ۲۰۵
11. عبدالرزاق قریشی، ڈاکٹر، مبادیات تحقیق، لاہور، خان بک کمپنی، ۱۹۶۸ء، ص ۷۳
12. تبسم کاشمیری، ڈاکٹر، ادبی تحقیق کے اصول جلد اول، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۲، ص ۹۳
13. محمد شفیع بلوچ، مخطوطے کو مرتب کرنے کے اصول (مشمولہ)، ماہ نو، لاہور، مارچ، ۲۰۰۱ء، ص ۳۱
14. عبدالرزاق قریشی، مبادیات تحقیق، لاہور، خان بک کمپنی، ۱۹۶۸ء، ص ۷۶
15. نذیر احمد، پروفیسر تصحیح و تحقیق متن، کراچی، ادارہ یادگار غالب، ۲۰۰۰ء، ص ۷۴
16. رشید حسن خان، ادبی تحقیق، مسائل اور تجزیہ، لاہور، الفیصل، نومبر ۲۰۰۳ء، ص ۱۱۷
17. تنویر احمد علوی، ڈاکٹر، قدیم دواوین کی ترتیب کے مسائل، مشمولہ تحقیق شناسی (مرتبہ)، رفاقت علی شاہد، لاہور، مکتبہ تعمیر انسانیت، ۲۰۱۰ء، ص ۲۴۲،۲۴۱